46588 ـ بنك البلاد میں شراکت کرنے کا حکم

سوال

بنك البلاد ميں شراكت كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بنك البلاد كے ہاں اہل فقہ حضرات پر مشتمل ايك كميٹى بنا ركھى ہے جو مسائل ميں ريسرچ كرتى ہے، اور بنك البلاد نے كئى بار يہ اعلان بھى كيا ہے كہ وہ ايك اسلامى بنك ہوگا، اور اس كے نظام كى ديكھ بھال اور نگرانى ہوتى رہتى ہے، اس ليے اگر تو وہ شريعت اسلاميہ كے موافق ہو اور شروع كرتے وقت اس كے سارے اعمال شريعت اسلاميہ كے موافق ہوں تو اس ميں شراكت كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

اور اس كا ثبوت اس وقت تك نہيں مل سكتا جب تك اس شرعى كميٹى كے متعبر اور ثقہ افراد سے دريافت نہ كر ليا جائے، اور اس بنك كے شروع ہونے كے بعد اس ميں ہونے والا اعمال اور لين دين كى چھان بين نہ كر لى جائے.

لہذا جسے بھى اس نظام اور جارى اعمال كے جواز كا علم اس كے ليے اس ميں شراكت كرنا جائز ہے.

بنك كى شرعى كميٹى نے درج ذيل فيصلہ اور قرار پاس كي ہے:

شرعى بنك كميٹى كى قرار نمبر (100) بتاريخ 1 / 1 / 1426 هجرى.

بسم اللہ الرحمن الرحيم

رب العالمين و الصلاۃ والسلام على سيد المرسلين و الآخرين نبينا محمد و على آلہ و صحبہ اجمعين.

سب تعريفات اللہ رب العالمين كے ليے ہيں، اور سب رسولوں كے سردار ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور سب صحابہ كرام پر اللہ كى رحمتيں نازل ہوں.

اما بعد:

بنك البلاد ميں شرعى كميٹى نے اپنے اجلاس نمبر (100) جو كہ بروز جمعرات الموافق 1 / 1 / 1426 ہجرى ميں منعقد ہوا ميں بنك البلاد ميں شراكت كے حكم كے متعلق كئى قسم كے آنے والے سوالات پر غور و خوض كرنے كے بعد

درج ذیل قرار پاس کی:

اول:

بنك البلاد میں شراکت کرنی جائز ہے؛ کیونکہ بنك البلاد شرعی شیاست کے تابع ہے، اس پر اپنے سارے اعمال شرعی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے لازم ہیں، اور شرعی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرنے کا بنك پابند ہے اور اور شرعی نگران کمیٹی ان فیصلوں پر اپنی نگرانی میں عمل کرائیگی بنك کی شرعی سیاست یہ بیان کرتی ہے کہ:

اللہ تعالی کی توفیق سے جب سے بنك کی تاسیس ہوئی ہے اس وقت سے بنك البلاد اپنے اوپر بنك کے سب معاملات میں شریعت مطہرہ کو لاگو کرنے کا التزام کر رہا ہے، اسی طرح اس نے اپنے کندھوں پر شرعی مقاصد اور اسلامی اقتصادیات کی غرض و غایت کا خیال رکھنے کا التزام بھی کر رکھا ہے.

اس قیمتی ہدف کو پورا کرنے کے لیے بنك نے اپنے نظام میں ایك مستقل شرعی کمیٹی کا وجود رکھا ہے جو بنك کے سب اداروں سے علیحدہ اور مستقل ہے، بنك اس کے سامنے اپنے سارے معاملات رکھتا ہے؛ تا کہ ان اعمال کو پرکھا جا سکے کہ یہ شرعی احکام کے کتنے موافق ہیں، اس جگہ درج ذیل کچھ اشارے کرنا مناسب معلوم ہوتے ہیں:

1 ـ شرعی کمیٹی کے فیصلے اور قرار بنك کے ہر ادارے اور آفس پر لازم ہونگے.

2 ـ کوئی پروگرام یا کام بھی شرعی کمیٹی پر پیش کیے اور اس کی موافقت حاصل کرنے کے بغیر کھاتہ داروں کے سامنے پیش نہیں کی جائیگی.

3 ـ بنك کے اعمال کی نگران کمیٹی اس بات کا یقین کریگی اور خیال رکھےگی کہ آیا اس کے اعمال اور کام کمیٹی کے فیصلوں کے مطابق ہیں اور اس کی ذمہ دار شرعی نگران کمیٹی ہوگی.

4 ـ شرعی کمیٹی اپنے پروگرام اور اعمال کو اس طرح ترقی دیگی کہ وہ شرعی قواعد اور اصول و ضوابط کے موافق ہوں، اور شرعی اقتصادیات کی غرض و غایت کے اہداف پورے کرتے ہوں.

5 ـ شرعی کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بنك اور معاشرے کے مختلف شعبہ جات میں اسلامی بینکاری کی فضاء اور رجحان پھیلائے " ا ھـ

شرعی عمل کمیٹی نے اس سیاست کی تنفیذ اپنی تشکیل کی ابتدا ربیع الآخر 1425 ھـ میں ہی شروع کر دی تھی، اس نے بنك کے اساسی نظام اور تاسیسی معاہدے، اور بنك کے تعارفی لیٹریچر اور بروشر، اور شراکت کے نمونوں، اور شراکت میں شریك بنکوں کے ساتھ معاہدہ جات، اور شراکت کے مینجر کے ساتھ بنك کے معاہدے کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس میں شراکت اور اس کے ساتھ لین دین کرنے میں مانع اور عدم جواز پر دلالت

کرتا ہو.

اور شرعی کمیٹی بنك کے کئی ا یك معاہدوں اور اس کے سرٹیفکیٹ کے مطالعہ اور چھان بین سے فارغ ہوئی اور بنك کے معاملات کے لیے کئی ایك شرعی ضوابط مقرر کیے.

دوم:

اجازت کے بعد حصص مارکیٹ میں بنك البلاد کے حصص کی خرید و فروخت جائز ہے؛ کیونکہ بنك ایسی موجودہ اشیاء کا مالك ہے جو شرعا معتبر ہیں، جن میں یہ اشیاء ہیں:

بنك کے لیے لین دین کرنے کا لائسنس، بنك کے مرکزی دفتر کی عمارت، اور بنك کئی ایك شاخیں جس میں ضروری ساز و سامان موجود ہے جس میں چھ سو سے زائد ملازمین کام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی ایك آلات اور نظام ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کیش کمپنی کے ساتھ کئی ایك معاہدے بھی ہیں، اور پوری دنیا میں ایك سو سے زائد بنکوں کے ساتھ بھی معاہدہ جات.

اور اس لیے کہ حصص کا لین دین کرنے کے بعد حصص کی قیمت میں تغیر و تبدل کا کلی طور پر موجود اشیاء کی قیمت ارتباط نہیں جو کمپنی کے پاس ہیں، یا مطلوب ہیں، بلکہ اس میں کئی ایك دوسرے عوامل موثر ہوتے ہیں، مثلا عمومی حصص کی پیشکش اور مانگ کا انڈیکس، اور معنوی حقوق وغیرہ.

سوم:

شراکت دار کے جائز نہیں کہ وہ شراکت میں کسی اور کا نام استعمال کرے، چاہے وہ کسی عوض کے بدلے ہو جو نام والے شخص کو ادا کیا جائے، یا بغیر عوض اور مقابل کے ہو، کیونکہ اس میں اس حد سے تجاوز جس نظام کے اعتبار سے وہ مستحق ٹھرتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نظام میں چلنے اور اس کا التزام کرنے والے دوسرے افراد پر ظلم اور زیادتی ہے، جبکہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ حصص کے حصول کے لیے سب شراکت داروں کے لیے برابر فرصت ملنی چاہیے، اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے کہ ہر شراکت دار کے لیے ایك حد مقرر کی دی جائے جس سے وہ تجاوز نہ کرے.

لہذا کسی دوسرے کا نام استعمال کرنے سے منع کرنا اس شرعی سیاست میں شامل ہوتا ہے جو مقاصد شرعیہ کے ساتھ متفق ہے کہ مال سب لوگوں کے ہاتھ میں ہوچاہے وہ فقیر ہو یا امیر، نہ کہ وہ صرف ایك قلیل سے گروہ اور افراد کے ہاتھوں میں ہی گھومتا رہے، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ایسا کرنا (یعنی کسی کا نام استعمال کرنا) تدلیس اور دھوکہ کی ایك قسم ہے، جو کہ طرفین کے مابین لڑائی جھگڑے کا باعث ہے.

چہارم:

شراكت دار كے لیے شراكت كى قیمت بطور قرضہ حسنہ لینا جائز ہے جو بغیر كسى زیادتى كے اتنى رقم ہى واپس كریگا، اور اگر وہ قرض واپسى میں زیادہ واپس كرنے كے ساتھ مشروط ہو تو یہ حرام ہے، چاہے واپسى میں زیادتى تناسب كے لحاظ سے ہو یا پھر كسى علیحدہ مبلغ كى شكل میں اور چاہے اسے تمویل بنكى یا تسہیل (آسان بنكنگ) وغیرہ كا نام دیا گیا ہو، كیونكہ یہ سود میں شامل ہوتا ہے.

اور اس كے عوض میں اس شراكت دار كے لیے جس كے پاس كافى مال نہ ہو مال والے كے ساتھ شراكت كے معاہدے میں شریك ہونا جائز ہے، اور اس كے بعد خرید و فروخت كے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع وہ آپس میں حسب اتفاق تقسیم كرینگے، شرط یہ ركھى جاتى ہے كہ ہر ایك كے مشروط نفع كا حصہ معلوم ہو، مثلا یہ كہے كہ: یہ مال لو اور اس سے حاصل ہونے والے نفع میں سے بیس فیصد (20 %) آپ كا اور اسى فیصد (80 %) میرا لیكن اگر آپ ان دونوں میں سے حصہ كى مبلغ اور علیحدہ رقم كے ساتھ تحدید كریں تو یہ جائز نہیں.

مثلا كوئى یہ كہے كہ: یہ مال لو اور اس سے شراكت كا كاروبار كرو اور آپ كو نفع میں سے ایك ہزار ریال اور اس سے جو زائد ہو وہ میرا؛ كیونكہ یہ مشاركت كے نفع میں قطعى اور فكس ہے، ہو سكتا ہے ان حصص میں صرف مذكورہ بالا رقم ہى نفع حاصل ہو، یا پھر اس سے بھى كم، یا پھر بہت زیادہ نفع ہو تو وہ اسے دھوكہ اور غبن محسوس كرے.

اور یہ كوئى مخفى نہیں كہ مال كے مالك كا شراكت كے معاہدے میں اس شخص كے ساتھ شامل ہونا جو حصص كو اپنے نام لكھوائےگا یہ ان دونوں كے مابین زیادہ عدل و انصاف پر ہو گا كہ مال والا سارے نفع كا خود مالك بن جائے، اور خاص كر اس مشاركت میں ایسى كوئى چیز ظاہر نہیں ہوتى جو نظام كے اعتبار سے مانع ہو.

كمپنیوں كے نظام میں یہ بیان كیا گیا ہے كہ دو اشخاص یا اس سے زیادہ ایك حصہ كے مالك اس شرط پر ہو سكتے ہیں كہ وہ كمپنى كے مقابلہ میں ایك ہى شخص كے نام لكھا گیا ہو.

اور آخر میں ہم اللہ تعالى سے دعا گو ہیں كہ وہ بنك البلاد كے ذمہ داران كو شرعى احكام كى پابندى كرنے كى توفیق عطا كرے، اسى طرح ہم شراكت والى كمپنیوں كے ذمہ داران كو اس پر ابھارتے ہیں كہ وہ سرمایہ كارى اور مالدارى میں حرام معاملات سے دور رہیں، اور شئر بازار اور ماركیٹ میں كام كرنے والوں كو بھى اس پر ابھارتے ہیں كہ وہ شرعى احكام كى پابندى كرنے والى كمپنیوں كى مدد كریں.

اللہ تعالى سب كو ہدایت نصیب فرمائے، اور اللہ كى رضا مندى والے كام كرنے كى توفیق بخشے, واللہ تعالى اعلم.

اللہ تعالى ہمارے نبى محمد صلى اللہ علیہ وسلم اور ان كى آل اور صحابہ كرام پر اپنى رحمتیں نازل فرمائے.

بنک البلاد شرعی کمیٹی کے ارکان

الشیخ استاد ڈاکٹر عبد اللہ بن موسی العمار

الشیخ ڈاکٹر عبد العزیز بن فوزان الفوزان

الشیخ ڈاکٹر یوسف بن عبد اللہ الشبیلی.

الشیخ ڈاکٹر محمد بن سعود العصیمی

واللہ اعلم .